بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

سبز اِشتہار کے دو (۲) حوالے اور اِنکی حقیقت

[۱]۔۔۔سبز اِشتہار کے دو (۲) حوالہ جات

یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو حضورؑ سبز اشتہار یعنی حقانی تقریر بر واقعہ وفاتِ بشیر میں فرماتے ہیں۔

(۱)۔۔۔''اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی اور اس عبارت تک کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے کہ جو روحانی طور پر نزولِ رحمت کا موجب ہوا اور اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔''(سبز اشتہار تصنیف یکم دسمبر ۱۸۸۸ء۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۴۶۳ حاشیہ۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۷۹ حاشیہ)

(۲)۔۔۔''اور یہ دھوکا کھانا نہیں چاہیے کہ جس پیشگوئی کا ذکر ہوا ہے وہ مصلح موعود کے حق میں ہے۔ کیونکہ بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا ہے کہ یہ سب عبارتیں پسرِ متوفی کے حق میں ہیں اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ اس کیساتھ فضل ہے جو اسکے آنے کیساتھ آئے گا۔ پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے۔ اور ضرور تھا کہ اس کا آنا معرضِ التوا میں رہتا جب تک یہ بشیر جو فوت ہوگیا ہے پیدا ہو کر پھر واپس اُٹھایا جاتا کیونکہ یہ سب امور حکمتِ الٰہیہ نے اسکے قدموں کے نیچے رکھے تھے اور بشیر اوّل جو فوت ہوگیا ہے۔ بشیر ثانی کیلئے بطور ارہاص تھا اسلئے دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا۔''(ایضاً صفحہ ۴۶۷۔ ایضاً صفحہ ۱۸۳ تا ۱۸۴)

[۲]۔۔۔دوسرا بشیر یعنی بشیر ثانی یا مثیل بشیر احمد اوّل (بشیر الدین محمود احمد) کی پیدائش

حضرت مہدی و مسیح موعودؑ اشتہار بعنوان ''تکمیل تبلیغ'' کے حاشیہ میں فرماتے ہیں:۔

''آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں بمطابق ۹ جمادی الاوّل ۱۳۰۶ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہٖ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہوگیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاول کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائیگی۔ مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانیوالا ہے یا وہ کوئی اور ہے۔ لیکن میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدے کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا۔ اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا۔ اور اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو خدائے عزوجل اس دن کو ختم نہیں کرے گا جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کرلے۔ مجھے ایک خواب میں اس مصلح موعود کی نسبت زبان پر یہ شعر جاری ہوا تھا ؎ اے فخرِ رُسل قرب تو معلوم شد   دیر آمدۂ زِ راہِ دور آمدۂ
پس اگر حضرت باری جل شانہ کے ارادہ میں دیر سے مراد اسی قدر دیر ہے جو اس پسر کے پیدا ہونے میں جس کا نام بطور تفاول بشیر الدین

محمود رکھا گیا ہے ظہور میں آئی تو تعجب نہیں کہ یہی لڑکا موعود لڑکا ہو۔ ورنہ وہ بفضلہٖ تعالیٰ دوسرے وقت پر آئے گا۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۹۱ حاشیہ)

[۳]۔۔۔ملہم کا کہنا اور خدا کا کہنا ایک برابر نہیں

(۱)۔۔۔’’اب فرض کے طور پر کہتا ہوں کہ اگر ہم اپنے اجتہاد سے کسی بچہ پر یہ خیال بھی کر لیں کہ شاید یہ وہی پسر موعود ہے اور ہمارا اجتہاد خطا جائے تو اس میں الہام الٰہی کا کیا قصور ہوگا۔ کیا نبیوں کے اجتہادات میں اس کا کوئی نمونہ نہیں۔‘‘ (آسمانی فیصلہ۔ دسمبر ۱۸۹۱ء۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۴۱)

(۲)۔’’ہاں اگر میں نے اجتہادی طور پر کہا ہو کہ شاید یہ لڑکا وہی موعود لڑکا ہے۔ تو کیا اس سے یہ ثابت ہو جائیگا کہ الہام غلط نکلا۔ آپکو معلوم نہیں کہ کبھی ملہم اپنے الہام میں اجتہاد بھی کرتا ہے۔ اور کبھی وہ اجتہاد خطا بھی جاتا ہے مگر اس سے الہام کی وقعت اور عظمت میں کچھ فرق نہیں آتا۔ صدہا مرتبہ ہر ایک کو اتفاق پیش آتا ہے کہ ایک خواب تو سچی ہوتی ہے مگر تعبیر میں غلطی ہو جاتی ہے۔ یہ ہدایت اور یہ معرفت کا دقیقہ تو خاص قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے لیکن اُن کیلئے جو آنکھیں رکھتے ہیں۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۰۴)

(۳)۔۔۔’’اور یہ کہنا کہ اس لڑکے (بشیر احمد اوّل۔ ناقل) کو بھی مسعود کہا ہے۔ تو اے نابکار مسعودوں کی اولاد مسعود ہی ہوتی ہے اِلّا شاذ نادر۔ کون باپ ہے جو اپنے لڑکے کو سعادت اطوار نہیں بلکہ شقاوت اطوار کہتا ہے۔ کیا تمہارا یہی طریق ہے؟ اور بالفرض اگر میری یہی مراد ہوتی تو میرا کہنا اور خدا کا کہنا ایک نہیں ہے۔ میں انسان ہوں ممکن ہے کہ اجتہاد سے ایک بات کہوں اور وہ صحیح نہ ہو۔‘‘ (حُجَّۃُ اللہ۔ مطبوعہ ۱۸۹۷ء۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۸)

(۴)۔۔۔’’ہاں اگر ہم نے محض اپنے اجتہاد سے یہ خیال کیا ہو کہ شاید یہی لڑکا مردان خدا میں سے ہوگا۔ تو یہ الہام اِلٰہی پر الزام نہیں۔ ہم اپنی اجتہادی باتوں کو خطا سے معصوم نہیں سمجھتے۔ ہمیں ملزم کرنے کیلئے ہمارا کوئی الہام پیش کرنا چاہیے۔ اجتہادی غلطی نبیوں اور رسولوں سے بھی ہو جاتی ہے جس پر وہ قائم نہیں رکھے جاتے۔‘‘ (تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۵۴۔۱۵۵)

(۵)۔۔۔حضورؑ منظوم کلام میں فرماتے ہیں ؎ خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو وہاں قدرت یہاں درماندگی فرقِ نمایاں ہے

(۶) حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔۔۔’’انبیاء اور ملہمین صرف وحی کی سچائی کے ذمہ دار ہوتے ہیں اپنے اجتہاد کے کذب اور خلاف واقعہ نکلنے سے وہ ماخوذ نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ اُنکی اپنی رائے ہے نہ خدا کا کلام۔‘‘ (اعجاز احمدی۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۱۵)

(۷)۔اور یہ بھی واضح رہے کہ انبیاء اور اللہ تعالیٰ کے مامورین صرف اور صرف اس چیز کی صحت کیلئے جواب دہ ہوتے ہیں جو اُن پر اللہ

تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوتی ہے۔ وہ اپنے اجتہاد کے ذمہ دار نہیں ہوتے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔۔۔۔

''مَا حَدَّثْتُکُمْ مِنْ عِنْدِ اللہِ سُبْحَانَہٗ فَھُوَ حَقٌّ وَمَا قُلْتُ فِیْہِ مِنْ قِبَلِ نَفْسِیْ'' (ترمذی۔ ابواب الصلوٰۃ۔ باب ماجاء فی وصف حدیث نمبر ۱۱۱۰ الصلوٰۃ) فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اُخْطِئُ وَ اُصِیْبُ۔ (نبراس شرح الشرح العقائد النسفی ۲۹۲) ''یعنی جو بات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہوں وہ حق ہے مگر جو اسکی تشریح میں اپنی طرف سے کروں اسکے متعلق یاد رکھو کہ میں انسان ہوں۔ کبھی میرا خیال درست ہوگا اور کبھی نادرست۔

اسی طرح لکھا ہے:۔ ''اِنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَدْ یَجْتَھِدُ فَیَکُوْنُ خَطَاً۔'' (نبراس شرح الشرح العقائد النسفی ۲۹۲) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کئی دفعہ اپنی وحی کی تعبیر یا تشریح اپنی طرف سے فرماتے تھے تو بعض دفعہ غلط بھی ہوتی تھی۔'' (احمدیہ پاکٹ بک۔ صفحہ ۵۰۷)

[۴]۔۔۔ ۱۸۹۴ء اور ۱۸۹۷ء تک بھی مصلح موعود کا کوئی تعین نہیں تھا

ستمبر ۱۸۹۴ء میں میاں عبدالحق غزنوی کے اعتراض کے جواب میں حضرت مہدی و مسیح موعودؑ ارشاد فرماتے ہیں:۔

(۱)۔۔۔ ''یہ سچ ہے کہ ۸ / اپریل ۱۸۹۴ء ہم نے اطلاع دی تھی کہ ایک لڑکا ہونے والا ہے سو پیدا ہوگیا ہم نے اس لڑکے کا نام مولود موعود نہیں رکھا تھا صرف لڑکے کے بارہ میں پیشگوئی تھی اور اگر ہم نے کسی الہام میں اس کا نام مولود موعود رکھا تھا تو تم پر رکھانا حرام ہے جب تک وہ الہام پیش نہ کرو ورنہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔'' (روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۴۰ بحوالہ انوار الاسلام مطبوعہ ۱۸۹۵ء)

مئی ۱۸۹۷ء میں حضورؑ اپنے کسی مخالف کے جواب میں رسالہ حجۃ اللہ میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

(۲)۔۔۔ ''بے شک مجھے الہام ہوا تھا کہ موعود لڑکے سے قومیں برکت پائیں گی۔ مگر ان اشتہارات میں کوئی ایسا الٰہی الہام نہیں جس نے کسی لڑکے کی تخصیص کی ہو کہ یہی موعود ہے۔ اگر ہے تو لعنت ہے تجھ پر اگر تو وہ الہام پیش نہ کرے۔'' (روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۸ بحوالہ حُجّۃ اللہ مطبوعہ ۱۸۹۷ء)

[۵]۔۔۔ مصلح موعود کا واضح انکشاف اور تعین

حضورؑ ابتداء سے ہی اپنے تین کو چار کرنیوالے لڑکے کا انتظار فرما رہے تھے جو نہ صرف آپؑ کے فہم بلکہ الہام کے مطابق پسر موعود یعنی مصلح موعود تھا۔ جیسا کہ آپؑ اپنی کتاب آنجام آتھم میں آپؑ فرماتے ہیں:۔ عربی کا ترجمہ۔۔۔

(الف)۔۔۔ ''اور اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹوں کے متعلق خوشخبری پر خوشخبری دی یہاں تک کہ ان کا عدد تین تک پہنچ گیا۔ اور اِنکے وجود سے پہلے الہام کیساتھ اِنکی خوشخبری دی۔ سو میں نے اُن خبروں کو اُنکے پیدا ہونے سے پہلے خاص و عام میں شائع کیا۔ اور تم اِن اشتہاروں کو پڑھتے ہو پھر تعصب کی وجہ سے اُنکی پرواہ نہیں کرتے اور میرے ربّ نے اپنی رحمت سے مجھے چوتھے کی خوشخبری دی ہے اور فرمایا کہ وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا''۔ (روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحات ۱۸۲ بحوالہ انجام آتھم مطبوعہ ۱۸۹۷ء)

(ب)۔۔۔''دیکھوایک وہ زمانہ تھا جوضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۱۵ میں یہ عبارت لکھی گئی تھی:۔ایک اور الہام ہے جو ۲۰ ؍فروری ۱۸۸۶ء میں شائع ہوا تھا اور وہ یہ ہے کہ خدا تین کو چار کرے گا۔اس وقت ان تینوں لڑکوں کا جواب موجود ہیں نام ونشان نہ تھا۔اور اس الہام کے معنی یہ تھے کہ تین لڑکے ہونگے۔اور پھر ایک اور ہوگا جوتین کو چار کردے گا۔سو ایک بڑا حصہ اس کا پورا ہوگیا۔یعنی خدا نے تین لڑکے مجھ کو اس نکاح سے عطا کئے جوتینوں موجود ہیں۔صرف ایک کی انتظار ہے جو تین کو چار کرنیوالا ہوگا۔اب دیکھو یہ کس قدر بزرگ نشان ہے؟''
(ایضاً صفحات ۲۲۲ تا ۲۲۳)

۱۴ ؍جون ۱۸۹۹ء کے دن آپؑ کا چوتھا لڑکا صاحبزادہ مبارک احمد پیدا ہوا۔حضورؑ اِسکے متعلق فرماتے ہیں:۔

(۱)۔۔''اور میرا چوتھا لڑکا کا مبارک احمد ہے اسکی نسبت پیشگوئی اشتہار ۲۰ ؍فروری ۱۸۸۶ء میں کی گئی۔''(روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۲۱ بحوالہ تریاق القلوب۔تصنیف۔۱۹۰۰ء)

(۲)۔۔''سوخدا تعالیٰ نے میری تصدیق کیلئے اور تمام مخالفوں کی تکذیب کیلئے اور عبدالحق غزنوی کو متنبّہ کرنے کیلئے اس پسر چہارم کی پیشگوئی کو ۱۴ ؍جون ۱۸۹۹ء میں جو مطابق ۴ ؍صفر ۱۳۱۷ھ تھی بروز چارشنبہ پورا کردیا یعنی وہ مولود مسعود چوتھا لڑکا تاریخ مذکورہ میں پیدا ہو گیا۔''(ایضاً صفحہ ۲۲۱)

(۳)۔۔''سوصاحبو وہ دن آگیا اور وہ چوتھا لڑکا جس کا ان کتابوں میں چار مرتبہ وعدہ دیا گیا تھا۔صفر ۱۳۱۷ھ کی چوتھی تاریخ میں بروز چارشنبہ پیدا ہوگیا۔عجیب بات ہے کہ اس لڑکے کے ساتھ چار کے عدد کو ہر ایک پہلو سے تعلق ہے۔اسکی نسبت چار پیشگوئیاں ہوئیں۔یہ چار صفر ۱۳۱۷ھ کو پیدا ہوا۔اسکی پیدائش کا دن ہفتہ کا چوتھا دن تھا یعنی بدھ۔یہ دوپہر کے بعد چوتھے گھنٹہ میں پیدا ہوا۔یہ خود چوتھا تھا۔''(ایضاً صفحہ ۲۲۳)

[۶]۔۔۔مبارک احمد کے متعلق کیا تقدیر ظاہر ہوتی ہے؟؟؟

(۱)۔۔ستمبر ۱۹۰۷ء:۔''خواب میں دیکھا کہ ایک پانی کا گڑھا ہے۔مبارک احمد اس میں داخل ہوا اور غرق ہوگیا۔بہت تلاش کیا گیا مگر کچھ پتہ نہیں ملا۔پھر آگے چلے گئے تو اس کی بجائے ایک اور لڑکا بیٹھا ہے۔''(تذکرہ صفحہ ۶۱۸ بحوالہ بدر جلد نمبر ۶ نمبر ۳۸ مورخہ ۱۹ ؍ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

(۲)۔۔۱۶ ؍ستمبر ۱۹۰۷ء۔۔''اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ۔ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں۔''(تذکرہ صفحہ ۶۱۹ بحوالہ

الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۷؍ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

(۳)۔۔اکتوبر ۱۹۰۷ء۔۔۔'' (۵) اِنَّانُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ (۶) يَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَكِ ۔ (۷) ساقیا آمدن عید مبارک بادت۔'' ترجمہ۔ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں جو مبارک احمد کی شبیہہ ہوگا۔اے ساقی عید کا آنا تجھے مبارک ہو۔(تذکرہ صفحہ ۶۲۲ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۹ مورخہ ۳۱۔اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

(۴)۔۔۵؍نومبر ۱۹۰۷ء اشتہار نمبر ۲۷۹۔۔''لیکن خدا کی قدرتوں پر قربان جاؤں کہ جب مبارک احمد فوت ہوا۔ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا۔اِنَّانُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ۔ يَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَكِ۔ترجمہ۔یعنی ایک حلیم لڑکے کی ہم تجھے خوشخبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمد کے ہوگا اور اس کا قائم مقام اور اس کا شبیہ ہوگا پس خدا نے نہ چاہا کہ دشمن خوش ہو۔اسلئے اس نے بمجرد وفات مبارک احمد کے ایک دوسرے لڑکے کی بشارت دے دی تا یہ سمجھا جائے کہ مبارک احمد فوت نہیں ہوا بلکہ زندہ ہے۔''(تذکرہ صفحہ ۶۲۲ بحوالہ مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۵۸۷)

[۷]۔۔۔اِلہامی پیشگوئی کے سلسلہ میں نتیجہ یا حاصل کلام

اب پھر سبز اشتہار اور اشتہار تکمیل تبلیغ کہاں گئے ؟ کیونکہ پیشگوئی مصلح موعود تو مبارک احمد سے بھی آگے اسکے مثیل کی طرف چلی گئی ہے۔مبارک احمد کی وفات کے بعد حضورؑ کے گھر میں مثیل مبارک احمد کے طور پر کوئی جسمانی لڑکا پیدا نہیں ہوا تھا (اگر آپ لوگوں کے علم میں ہو تو مجھے اور جماعت کو دکھائیں) اور اس طرح یہ الہامی پیشگوئی آپؑ کے جسمانی لڑکوں سے نکل کر آپ کی ذریت یعنی آپ کی روحانی اولاد کی طرف منتقل ہوگئی ہے۔زکی غلام یعنی پسر موعود اور مصلح موعود سے متعلق آخری الہامی بشارت کب ہوئی ؟

[۸] (۱۲)۔۔۔مثیل مبارک احمد یعنی مصلح موعود اور زکی غلام سے متعلق آخری الہامی بشارت

۶،۷؍نومبر ۱۹۰۷ء:۔''سَاَهَبُ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا ۔رَبِّ هَبْ لِيْ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۔اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهٗ يَحْيٰى ۔اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيلِ ۔۔۔۔آمدنِ عید مبارک بادت۔عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔''(تذکرہ ۶۲۶ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۰،۱۰؍نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)۔۔ترجمہ۔میں ایک زکی غلام کی بشارت دیتا ہوں۔اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔میں تجھے ایک غلام کی بشارت دیتا ہوں جس کا نام یحییٰ ہے۔کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے ربّ نے اصحاب فیل کیساتھ کیا کیا۔۔۔عید کا آنا تیرے لیے مبارک ہو۔عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔

خاکسار عبدالغفار جنبہ۔۔موعود زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) موعود محمدی مسیح عیسیٰ ابن مریم

مورخہ ۲۵؍جولائی ۲۰۲۵ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

[۹] اُمّ المومنین حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبؓ سے اولاد کی تفصیل۔۔۔

(۱) **عصمت**۔۔۔۱۵/اپریل ۱۸۸۶ء کو پیدا ہوئیں اور ۱۸۹۱ء میں فوت ہوگئیں۔(قریباً۔۵ سال)

(۲) **بشیر احمد اوّل**۔۔۔۷/اگست ۱۸۸۷ء کو پیدا ہوئے اور ۴/نومبر ۱۸۸۸ء میں فوت ہو گئے۔(قریباً۔۱۵ ماہ)

(۳) **مرزا البشیر الدین محمود احمد صاحب**۔۔۔جو ۱۲/جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے اور ۷/نومبر ۱۹۶۵ء کو فوت ہوئے۔
(قریباً۔۷۶ سال)

(۴) **شوکت**۔۔۔۱۸۹۱ء میں پیدا ہوئیں اور ۱۸۹۲ء میں فوت ہوگئیں۔(قریباً۔۱ سال)

(۵) **مرزا البشیر احمد صاحب**۔۔۔آپ ۲۰/اپریل ۱۸۹۳ء کو پیدا ہوئے اور ۳/ستمبر ۱۹۶۳ء کو لاہور میں فوت ہوئے۔
(قریباً۔۷۰ سال)

(۶) **مرزا شریف احمد صاحب**۔۔آپ ۲۴/مئی ۱۸۹۵ء کو پیدا ہوئے اور ۲۶/دسمبر ۱۹۶۱ء ربوہ میں فوت ہوئے۔
(قریباً۔۶۶ سال)

(۷) **مبارکہ بیگم صاحبہ**۔۔آپ ۲/مارچ ۱۸۹۷ء کو پیدا ہوئیں اور ۲۳/مئی ۱۹۷۷ء کو ربوہ میں فوت ہوئیں۔۔
(قریباً۔۸۰ سال)

(۸) **مرزا مبارک احمد صاحب**۔۔جو ۱۴/جون ۱۸۹۹ء کو پیدا ہوئے اور ۱۶/ستمبر ۱۹۰۷ء کو فوت ہوگئے۔۔(قریباً۔۸ سال)

(۹) **امتہ النصیر صاحبہ**۔۔جو ۲۸/جنوری ۱۹۰۳ء کو پیدا ہوئیں اور اِسی سال ۳/دسمبر ۱۹۰۳ء کو وفات پا گئیں۔۔(قریباً۔۱ سال)

(۱۰) **امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ**۔۔آپ ۲۵/جون ۱۹۰۴ء کو پیدا ہوئیں اور ۶/مئی ۱۹۸۷ء میں فوت ہوئیں۔۔(قریباً۔۸۳ سال)